بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہار شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۱۷ شہادت ۱۳۴۷ ہش ۱۸ محرم الحرام ۱۳۸۸ھ ۱۷ اپریل ۱۹۶۸ء | نمبر ۸۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہم نے ایک ایسے نبی کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے

اس کا مذہب جو ہمیں ملا ہے خدا کی طاقتوں کا آئینہ ہے

"ہمیں بڑا فخر ہے کہ جس نبی علیہ السلام کا ہم نے دامن پکڑا ہے۔ خدا کا اس پر بڑا ہی فضل ہے وہ خدا تو نہیں مگر اس کے ذریعہ سے ہم نے خدا کو دیکھ لیا ہے اس کا مذہب جو ہمیں ملا ہے خدا کی طاقتوں کا آئینہ ہے۔ اگر اسلام نہ ہوتا تو اس زمانہ میں اس بات کا سمجھنا محال تھا کہ نبوت کیا چیز ہے اور کیا معجزات بھی ممکنات میں سے ہیں اور کیا وہ قانونِ قدرت میں داخل ہیں۔ اس عقدہ کو اسی نبیؐ کے دائمی فیض نے حل کیا۔ اور اسی کے طفیل سے اب ہم دوسری قوموں کی طرح صرف قصہ گو نہیں ہیں بلکہ خدا کا نور اور خدا کی آسمانی نصرت ہمارے شاملِ حال ہے۔ ہم کیا چیز ہیں جو اس شکر کو ادا کر سکیں کہ وہ خدا جو دوسروں پر مخفی ہے اور وہ پوشیدہ طاقت جو دوسروں سے نہاں در نہاں ہے وہ ذوالجلال خدا محض اس نبی کریمؐ کے ذریعہ سے ہم پر ظاہر ہو گیا۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۱۰۰ خاتمۃ الکتاب)

(۲) "اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں نہ آتے اور قرآن شریف نازل نہ ہوتا اور وہ برکات ہم بچشم خود نہ دیکھتے جو ہم نے دیکھ لئے تو ان تمام گزشتہ انبیاء کا صدق ہم پر مشتبہ رہ جاتا۔ کیونکہ صرف قصوں سے کوئی حقیقت حاصل نہیں ہو سکتی اور ممکن ہے کہ وہ قصے صحیح نہ ہوں اور ممکن ہے کہ وہ تمام معجزات جو ان کی طرف منسوب کئے گئے ہیں وہ سب مبالغات ہوں کیونکہ اب ان کا نام و نشان نہیں بلکہ ان گزشتہ کتابوں سے تو خدا کا پتہ بھی نہیں لگتا اور یقیناً سمجھ نہیں سکتے کہ خدا بھی انسان سے ہمکلام ہوتا ہے لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے یہ سب قصے حقیقت کے رنگ میں آ گئے۔ اب ہم نہ قال کے طور پر بلکہ حال کے طور پر اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ مکالمہ الٰہیہ کیا چیز ہوتا ہے اور خدا کے نشان کس طرح ظاہر ہوتے ہیں اور کس طرح دعائیں قبول ہو جاتی ہیں اور یہ سب کچھ ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا اور جو کچھ قصوں کے طور پر غیر قومیں بیان کرتی ہیں وہ سب کچھ ہم نے دیکھ لیا۔ پس ہم نے ایک ایسے نبی کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۸۸۔ ۲۸۹)

51

اخبارِ احمدیہ

- ربوہ ۱۶ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

- ربوہ ۱۶ اپریل۔ کل بعد نماز عشاء محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے اپنے بیٹے مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی دعوت ولیمہ کا وسیع پیمانے پر اہتمام کیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی ازراہِ شفقت اس میں شرکت فرمائی۔

اس دعوت میں جس کا انتظام مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایم اے کی کوٹھی کے وسیع لان میں کیا گیا تھا افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ صحابہ حضرت مسیح موعودؑ۔ ناظر و وکلاء صاحبان مقامی اور بعض بیرونی جماعتوں کے احباب اور متعدد غیر از جماعت معززین بھی شامل ہوئے۔ دعوت کے اختتام پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کرائی۔

- مکرم قریشی محمد اکمل صاحب (افضل برادرز ربوہ) چند دنوں سے درد گردہ اور اعصابی تکلیف سے بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محمد داؤد سعید دارالصدر جنوبی ربوہ

مارشیس میں احمدیہ مشن کی تعمیر کے لئے اجتماعی وقارِ عمل

مبلغ انچارج مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ:-

جماعت احمدیہ مارشیس نے ۲ اپریل ۱۹۶۸ء بروز منگل دوپہر سے لے کر رات کے بارہ بجے تک اجتماعی وقار عمل منایا اور مقامی مشن ہاؤس کی تیسری چھت کا لنٹل تیار کیا۔

جماعت کے تقریباً دو سو مخلص افراد نے جن میں ہر عمر کے احباب شامل تھے۔ نہایت ذوق و شوق کے ساتھ کام سرانجام دیا۔ مقامی لجنہ اماء اللہ نے کھانے اور چائے کا انتظام باحسن طریق کر رکھا تھا۔

احمدیہ مشن ہاؤس کی تیسری چھت بفضلہ تعالیٰ بخیر و خوبی تکمیل کو پہنچ گئی ہے۔ الحمد للہ۔ ویسے تعمیر کا کام ابھی جاری ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اور جماعت کے تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۶۸ء

سچّی توبہ

آپ نے کئی واقعات ایسے دیکھے یا سنے ہوں گے کہ کوئی شخص گناہ کی زندگی بسر کر رہا ہوتا ہے دفعۃً کوئی بات اس کو ایسا بدل دیتی ہے کہ وہ سراسر بدل جاتا ہے اور زندگی میں ایسی تبدیلی کر لیتا ہے کہ لوگ حیران رہ جاتے ہیں۔ چنانچہ قدسی جو ایک مشہور شاعر ہیں اپنی ایک مثنوی میں ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ ایک شخص جو چوری کا عادی تھا ایک رات چوری کے ارادہ سے نکلا مگر اسے کوئی موقعہ نہ ملا۔ آخر اس نے سوچا کہ خالی ہاتھ واپس کیا جانا ہے آج مندر ہی سے بت کے زیورات اڑا لئے جائیں۔ یہ فیصلہ کرکے جب وہ مندر میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ ایک پجاری اس بت کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا ہے چور نے بہت انتظار کیا کہ پجاری ہٹے تو وہ اپنا کام کرے مگر کئی گھنٹے گزر گئے پجاری اسی طرح کھڑا رہا۔ چور نے جھنجھلا کر پجاری کے شانہ پر تلوار سے حملہ کیا۔ تلوار کاٹتی ہوئی نیچے تک چلی گئی۔ یہاں تک پجاری کے سینہ سے کوئی چیز پتھر کی طرح گری۔ چور نے وہ چیز اٹھا کر دیکھی تو وہ پجاری کا دل تھا جس کی شکل بت کی طرح بن گئی ہوئی تھی۔ چور نے جب یہ دیکھا تو یکایک اس کے دل میں انقلاب پیدا ہوا اور وہ سوچنے لگا کہ یہ بت پرست تھا مگر اس نے اتنی استقامت دکھائی ہے اگر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں دکھاتا تو خدا جانے کیا بن جاتا۔

یہ خیال چور کے دل میں ایسا جاگزین ہوا کہ اس نے ہمیشہ کے لئے چوری سے توبہ کر لی اور ایک نیک انسان بن گیا اور ہوتے ہوتے ولی اللہ کے درجہ پر پہنچ گیا۔ ایسے ہی کئی واقعات انسانی تاریخ میں آپ کو نظر آئیں گے۔ کہ کسی واقعہ سے انسان میں ایسی تبدیلی پیدا ہوئی کہ بداطوار انسان بھی تبدیلی سے عابد و زاہد بن گیا۔

اس سے ظاہر ہے کہ جب انسان سچی توبہ کرتا ہے جس کو توبۃ النصوح کہا گیا ہے تو اس میں جو تبدیلی ہوتی ہے وہ پائدار ہوتی ہے اور انسان کی کایا ہی پلٹ کر رکھ دیتی ہے۔

ویسے تو انسان اکثر زبانی زبانی کئی باتوں سے اپنے طور پر توبہ کرتا ہے مگر جلدی پھر توڑ دیتا ہے جیسا کہ ایک شاعر نے کہا ہے ؎

مری ٹوٹی ہوئی توبہ کے ٹکڑے
کوئی لا دے در پیر مغاں سے
کہ ان کو جوڑ کر پھر توڑ ڈالوں
میں اک جام شراب ارغواں سے

ظاہر ہے کہ ایسی خام توبہ قطعاً کوئی انقلاب انسان میں پیدا نہیں کر سکتی۔ محض کسی خام جذبہ کے ماتحت جو توبہ کی جاتی ہے وہ انسان میں پائیدار تبدیلی نہیں کرتی اور انسان بار بار توبہ کرتا ہے اور بار بار توڑتا ہے اس لئے توبہ کے استحکام کے لئے کوئی خاص وجہ ہونی لازمی ہے اور وہی توبہ پائیدار ہوتی ہے جو خاص حالات سے متاثر ہو کر کی جاتی ہے اور وہ حالات ایسے ہوں جو اس کی فطرت کی گہرائیوں پر اثر انداز ہوں چنانچہ جو توبہ کسی دوسرے شخص کے روبرو کی جاتی ہے اس میں اس توبہ سے زیادہ طاقت ہوتی ہے۔ جو یونہی جذباتی طور پر انسان کبھی کبھی کر لیتا ہے مگر یار دوستوں اور رشتہ داروں کے سامنے توبہ کرنے سے خاص تبدیلی پیدا نہیں ہوتی البتہ اگر کسی ولی کے ہاتھ پر توبہ کی جائے تو اس میں زیادہ استحکام ہوتا ہے

چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"دوسرا فائدہ اس توبہ سے یہ ہے کہ اس توبہ میں ایک قوت و استحکام ہوتا ہے۔ جو ماموِر من اللہ کے ہاتھ پر سچے دل سے کی جاتی ہے۔ انسان جب خود توبہ کرتا ہے تو وہ اکثر ٹوٹ جاتی ہے۔ بار بار توبہ کرتا اور بار بار توڑتا ہے۔ مگر ماموِر من اللہ کے ہاتھ پر جو توبہ کی جاتی ہے۔ جب وہ سچے دل سے کرے گا تو چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے موافق ہوگی وہ خدا خود اسے قوت دے گا اور آسمان سے ایک طاقت ایسی دی جاوے گی جس سے وہ اس پر قائم رہ سکے گا۔ اپنی توبہ اور ماموِر کے ہاتھ پر توبہ کرنے میں یہی فرق ہے کہ پہلی کمزور ہوتی ہے دوسری مستحکم۔ کیونکہ اس کے ساتھ ماموِر کی اپنی توجہ کشش اور دعائیں ہوتی ہیں جو توبہ کرنے والے کے عزم کو مضبوط کرتی ہیں اور آسمانی قوت اسے پہنچاتی ہیں جس سے ایک پاک تبدیلی اس کے اندر شروع ہو جاتی ہے اور نیکی کا بیج بویا جاتا ہے جو آخر ایک باردار درخت بن جاتا ہے۔

پس اگر صبر اور استقامت رکھو گے تو تھوڑے دنوں کے بعد دیکھو گے کہ تم پہلی حالت سے بہت آگے گزر گئے ہو۔

غرض اس بیعت سے جو میرے ہاتھ پر کی جاتی ہے دو فائدے ہیں ایک تو یہ کہ گناہ بخشے جاتے ہیں اور انسان خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق مغفرت کا مستحق ہوتا ہے۔ دوسرے ماموِر کے سامنے توبہ کرنے سے طاقت ملتی ہے اور انسان شیطانی حملوں سے بچ جاتا ہے۔ یاد رکھو کہ اس سلسلہ میں داخل ہونے سے دنیا مقصود نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔ کیونکہ دنیا تو گزر جانے کی جگہ ہے وہ تو کسی نہ کسی رنگ میں گزر جائے گی ؎

شبِ تنور گزشت و شبِ سمور گزشت"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۴۴، ۱۴۵)

ایک ماموِر من اللہ کے ہاتھ پر انسان اس وقت توبہ کرتا ہے جب اس میں خاص تبدیلی ہو چکی ہوتی ہے اس کو یقیناً زندگی میں کوئی ایسا تجربہ ہوتا ہے کہ گناہ کی زندگی سے وہ اکتا چکا ہے۔ کسی ماموِر من اللہ کی شناخت بھی ایک عظیم واقعہ ہوتا ہے۔ انسان خود بخود ایک انقلاب اپنے اندر محسوس کرنے لگتا ہے یہ انقلاب انقلاب حقیقی ہوتا ہے۔

جماعت احمدیہ میں جو لوگ دل سے شامل ہوتے ہیں۔ ان میں ایسا ہی انقلاب ہوتا ہے۔ وہ اپنی زندگی نئے سرے سے شروع کرتے ہیں۔ ان کو علم ہوتا ہے کہ اس انقلاب سے ان پر مصیبتیں بھی نازل ہوں گی مگر انقلاب حقیقی نے ان کو ایسی طاقت بخشی ہوتی ہے کہ وہ یہ کہتے ہوئے کہ

ہرچہ باداباد ما کشتی درآب انداختیم

یعنی جو ہوگا ہو کچھ پرواہ نہیں۔ جب ایسی صورت ہوتی ہے تو انسان میں واقعی تبدیلی ہو جاتی ہے اور وہ ایک نیا انسان بن جاتا ہے۔

ہمیں چاہیئے کہ اپنا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ کیا واقعی ہم میں بیعت کرنے سے ایسی تبدیلی واقعہ ہوئی ہے۔ اگر ہوئی ہے تو فبہا ورنہ بیعت کا کوئی فائدہ نہیں ہے ؛

گھر بیٹھے دنیا کی سیر

احمدی مجاہدین اکناف عالم میں دن رات اسلام پھیلا رہے ہیں۔ آپ الفضل کے ذریعہ بآسانی ان کی تبلیغی سرگرمیوں سے باخبر ہو سکتے ہیں۔ آج ہی الفضل کا روزانہ پرچہ جاری کروا کر گھر بیٹھے دنیا کی سیر کا سامان کیجئے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

52

دُعا کی حقیقت اور اس کی تاثیر

(مکرم حیدر علی صاحب ظفر۔ متعلم جامعہ احمدیہ ۔ ربوہ)

(۲)

دعا کی قوتیں اور اس کی تاثیر

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جس چیز میں جس قدر بھی طاقتیں اور قوتیں ہونگی اسی کے مطابق وہ اپنا اثر دکھلائے گی۔ دعا ایک بڑی طاقت والی شے ہے۔ دعا کی اعلیٰ قوتوں کی تاثیر کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"وہ فنا کرنے والی چیز ہے وہ گداز کرنے والی آگ ہے وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے ..... غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔"

(روحانی خزائن ۱؎ جلد ۲۰ صہ ۲۲۲-۲۳)

ایک اور جگہ فرمایا:۔

"دعاؤں میں بلاشبہ تاثیر ہے اگر مردے زندہ ہو سکتے ہیں۔ تو دعاؤں سے اگر اسیر رہائی پا سکتے ہیں تو دعاؤں سے اور اگر گندے پاک ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے۔"

(لیکچر سیالکوٹ صہ ۱۴)

نیز فرمایا:۔

"میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بھی بڑھ کر ہے بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔" (برکات الدعا صہ)

وَلِلّٰہِ دَرُّ القَائِلِ۔

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

قبولیتِ دعا کے نشانات

قبولیتِ دعا کے نشانات بیان کرنے سے قبل یہ بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ عموماً کسی چیز کے حق میں دعا کرنے کو دعا اور اس کے برخلاف دعا کو بددعا کہتے ہیں۔ بددعا بھی ایک دعا ہی ہوتی ہے جو اسیطرح اپنا اثر دکھلاتی ہے جس طرح کسی کے حق میں دعا اثر دکھاتی ہے۔ مثلاً حضرت نوحؑ کی بددعا سے پہاڑ بھی پانی کے نیچے آ گئے تھے۔ حضرت موسیٰؑ کی بددعا سے رومیوں کے ہاتھوں یہودیوں کا استیصال ہوا۔ ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کی بددعا سے جنگِ بدر کے موقع پر کفار کی طرف ایک ایسی آندھی چلی جس سے اس کے لشکر میں ابتری پھیل گئی اور وہ مقابلہ سے عاجز آ گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بددعا سے اسلام اور بانی اسلام کا ایک گستاخ دشمن ایک نامعلوم شخص کے ہاتھوں قتل ہو کر حاویہ میں گرایا گیا۔

جہاں تک مثبت رنگ میں دعا کی قبولیت کے نشانات کا تعلق ہے وہ بھی کچھ کم نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہی دیکھ لو۔ آپ کے ہاتھوں اس کثرت سے قبولیتِ دعا کے نشانات ظاہر ہوئے جن کی تعداد بلا مبالغہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں تک پہنچ جاتی ہے ہر شخص جس نے آ کر اپنی مشکل پیش کی خواہ وہ دینی یا دنیوی تھی حضور کی دعا سے اللہ تعالےٰ نے اس مشکل کو دُور فرما دیا۔ اگر ان نشانات کو بیان کیا جائے تو شاید سینکڑوں ہزاروں صفحات میں بھی سما نہ سکیں لیکن مضمون کے حجم کی رعایت سے یہاں چند واقعات بیان کئے جاتے ہیں:۔

نشانِ اوّل:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں نے بارہا مشاہدہ کیا ہے کہ اکثر خطرناک امراض والے میری دعا اور توجہ سے شفایاب ہوئے ہیں میرا لڑکا مبارک احمد قریباً دو برس کی عمر میں ایسا بیمار ہوا کہ حالت یاس ظاہر ہو گئی اور ابھی میں دعا کر رہا تھا کہ کسی نے کہا کہ لڑکا فوت ہو گیا ہے یعنی اب بس کرو دعا کا وقت نہیں مگر میں نے دعا کرنا بس نہ کیا اور جب میں نے اسی حالت توجہ الی اللہ میں لڑکے کے بدن پر ہاتھ رکھا تو معاً مجھے اس کا دم آنا محسوس ہوا اور ابھی میں نے ہاتھ اس سے علیحدہ نہیں کیا تھا کہ صریح طور پر لڑکے میں جان محسوس ہوئی اور چند منٹ کے بعد ہوش میں آ کر بیٹھ گیا۔"

(حقیقۃ الوحی صہ ۳۲ حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیفِ لطیف حقیقۃ الوحی میں مذکورہ بالا نشان کے بعد حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے تپ محرقہ میں مبتلا ہونے اور بالآخر شفایاب ہونے اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ رئیس مالیر کوٹلہ کے لڑکے کی بیماری اور پھر شفایابی اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ قمر الانبیاء کی آنکھوں کی بیماری سے شفایاب ہونے کو اپنی دعاؤں کی قبولیت کے عظیم الشان نشانات قرار دئے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے بھی قبولیتِ دعا کے بہت سے نشانات کا ذکر فرمایا ہے۔ جب آپ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے تو آپ نے بیت اللہ پر نظر پڑتے ہی یہ دعا فرمائی:۔

"الٰہی میں جب ضرورت کے وقت تجھ سے دعا مانگوں تو اس کو قبول کر لیا کر۔"

اس دعا کی قبولیت کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"میری تو یہ دعا قبول ہی ہو گئی بڑے بڑے نیچریوں، فلاسفروں، دہریوں سے مباحثہ کا اتفاق ہوا اور ہمیشہ دعا کے ذریعہ مجھ کو کامیابی حاصل ہوئی اور ایمان میں بڑی ترقی ہوتی گئی۔"

(مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نور الدین صہ ۹۳)

استجابت دعا پر اعتراضات اور انکے جوابات

ابتدائے آفرینش سے جہاں وہ لوگ پیدا ہوئے جو خدا تعالےٰ سے دعائیں کرنے والے تھے اور انہیں دعاؤں کی قبولیت پر کامل یقین ہوتا تھا۔ وہاں بعض لوگ ایسے بھی گذرے ہیں جنہوں نے اسلام اور قرآن کی تعلیم کو نہ سمجھتے ہوئے قبولیتِ دعا کے قرآنی بیان پر اعتراضات کئے ہیں۔ دراصل دعا کی تاثیر کے منکر وہی لوگ ہیں جو اللہ تعالےٰ کی معرفت سے بیگانہ ہیں اور دعا کی حقیقت و ماہیت سے ناواقف ہیں۔

اس زمانہ میں بھی بعض لوگوں نے دعا کی قبولیت اور تاثیر سے انکار کیا ہے ان میں سرِفہرست سر سید احمد خان صاحب کا نام ہے جنہوں نے اس سلسلہ میں "الدعا والاستجابۃ" کے نام سے ایک رسالہ بھی لکھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس جب یہ رسالہ پہنچا تو آپ کے دل میں بہت درد اور قلق پیدا ہوا کہ ایک مسلمان دعا کے اثر سے منکر ہے۔ چنانچہ آپ نے ایک رسالہ لکھا جس میں قبولیتِ دعا پر اعتراضات کے جوابات کے علاوہ دعا کی حقیقت اور دعا کی قوتیں بھی بیان کی ہیں اس رسالہ کا نام "برکات الدعا" ہے اس رسالہ میں آپ نے معترض کو کہا ہے کہ اگر وہ دعا کی قبولیت اور اس کے اثر کو دیکھنا چاہتا ہے تو وہ آپ کے پاس آئے اور آپ کی صحبت میں رہے پھر وہ دیکھے گا کہ کس طرح خدا تعالےٰ قبولیتِ دعا کے نشانات ظاہر کرتا ہے۔ فرمایا:۔

"اے کہ گوئی گر دعا ہا را اثر بودے کجا است
سوئے من بشتاب بنمائیم ترا چوں آفتاب"

(برکات الدعا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعتراض نمبر۱ - قرآنِ شریف میں ہمیں بتلایا گیا ہے کہ

"اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ"

لیکن ہزاروں لاکھوں دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

جواب ۱

خدا تعالےٰ نے جو یہ فرمایا ہے "اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ" اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر پکارنے والے کی پکار سنتا ہے بلکہ یہاں "اَلدَّاعِ" کا لفظ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ خاص دعا کرنے والا شخص جب مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار کو سنتا ہوں۔

یہ تو ممکن ہی نہیں کہ ایک شخص نہ تو خدا تعالےٰ کے احکام پر صدقِ دل سے عمل پیرا ہو اور نہ ہی اُسے قبولیتِ دعا کا یقین ہو پھر بھی خدا تعالےٰ اس کی دعا سُن لے۔ قبولیتِ دعا کے لئے جیسا کہ اوپر ذکر آ چکا ہے کچھ شرطیں ہیں جو شخص ان کو ملحوظ نہیں رکھتا اس کی دعائیں شرفِ قبولیت حاصل نہیں کر سکتیں اس لئے ممکن ہے کہ دنیا میں بہت سی دعائیں ایسی کی گئی ہوں جو شرائط کے مطابق نہ ہوں اور اس وجہ سے قبول نہ ہوئی ہوں۔

جواب ۲

بعض دعاؤں کا رد ہونا "اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ" کے خلاف اس لئے نہیں کیونکہ مقبولین کے ساتھ خدا تعالےٰ کا دوستانہ معاملہ ہے کبھی وہ ان کی دعائیں قبول کر لیتا ہے اور کبھی وہ اپنی مشیت ان سے منواتا ہے۔ آیاتِ قرآنی

"اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ"

اور

وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ
مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ
وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ
وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ"

کو ملا کر دیکھنے سے یہ اعتراض اپنے آپ ردّ ہو جاتا ہے۔

جواب ۳

کسی دعا کے قبول ہونے سے یہ مراد لینا کہ وہ بعینہٖ قبول ہو جائے یہ سراسر غلط ہے بلکہ قبولیتِ دعا کا مفہوم وسیع ہے۔ کبھی وہ چیز بعینہٖ دی جاتی ہے۔ اور کبھی اس دعا کی منظوری کا صرف یہ مطلب ہوتا ہے کہ آخرت میں اجر ملے گا یا بندہ کے گناہ معاف کر دئے جائیں گے۔ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"مَا مِنْ دَاعٍ یَدْعُوْ
اِلَّا کَانَ بَیْنَ اِحْدٰی
ثَلَاثٍ اِمَّا اَنْ یُّسْتَجَابَ
لَہٗ وَاِمَّا اَنْ یُّدَّخَرَ لَہٗ
وَاِمَّا اَنْ تُکَفَّرَ عَنْہُ"۔

(اَلْمُوَطَّا کِتَابُ الصَّلٰوۃِ
بَابُ مَا جَاءَ فِی الدُّعَاءِ)

جواب ۴

"اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ" میں ہر صورت اجابتِ دعا کا وعدہ ہے لیکن یہ وعدہ مطلق ہے مقیّد نہیں کہ اسی وقت اور اسی صورت میں پورا کر دیا جائے جس وقت اور جس صورت میں کہ بندہ نے دعا مانگی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کیونکہ خدا تعالےٰ علیم و خبیر ہونے کے علاوہ حکیم بھی ہے اس کے ہر فعل میں حکمت ہوتی ہے وہی ہمارے لئے خیر کو ہم سے بہتر جانتا ہے۔ اگر وہ ہماری کسی دعا کو قبول نہیں فرماتا تو اس میں ہمارا ہی فائدہ ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ ایک چیز جس کو ہم اچھا سمجھتے ہوں وہ ہمارے لئے نقصان دہ ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہم کسی چیز کو اپنے لئے بُرا سمجھتے ہوں لیکن فی الحقیقت وہ ہمارے لئے کارآمد ہو۔ فرمایا

"عَسٰی اَنْ تَکْرَھُوْا
شَیْئًا وَّھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ"

اس کی مثال ایسے ہی ہے کہ بعض اوقات ایک بچہ آگ کے انگارے کو بہت خوبصورت پاکر اس کو ہتھیلی پر رکھنے کی کوشش کرتا ہے لیکن اس کی ماں اس کو کبھی بھی اس مقصد میں کامیاب نہ ہونے دے گی۔ کیونکہ بظاہر تو وہ بہت روشن اور چمکدار ہوتا ہے لیکن حقیقت میں وہ جلا دینے والا ہوتا ہے۔

جواب ۵

اصل مطلب دعا سے اطمینان اور تسلی اور حقیقی خوشحالی کا پانا ہے اور یہ ہرگز صحیح نہیں کہ ہماری حقیقی خوشحالی صرف اس امر میں میسّر آسکتی ہے جس کو ہم بذریعہ دعا چاہتے ہیں اس لئے ممکن ہے کہ کچھ دعائیں ایسی بھی ہوں جو قبول نہ ہوتی ہوں۔

اجابتِ دعا کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ مطلوب تو حاصل نہیں ہوتا لیکن خدا تعالےٰ اس کی دعا کو ردّ نہیں فرماتے بلکہ اس کی بلا کو دور کر دیتے ہیں۔

اعتراض نمبر۲:- قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے "اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ" کے الفاظ میں تمام دعاؤں کے قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے حالانکہ تمام دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

جواب ۱

اس آیت میں امر کا صیغہ ہے اس میں معمولی دعاؤں کا ذکر نہیں ہے بلکہ وہ عبادت مراد ہے جو انسان پر فرض کی گئی ہے۔

جواب ۲

خدا تعالےٰ نے سب دعاؤں کے قبول کرنے کا وعدہ نہیں فرمایا بلکہ صاف فرما دیا کہ چاہوں تو قبول کروں اور چاہوں تو ردّ کر دوں۔ آیتِ قرآنی

"بَلْ اِیَّاہُ تَدْعُوْنَ
فَیَکْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ
اِلَیْہِ اِنْ شَآءَ"

(الانعام الجزو ونمبر۷)

میں اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

اعتراض نمبر۳:- جبکہ خدا تعالےٰ کی تقدیر میں کسی امر کا ہونا یا نہ ہونا مقدر ہوتا ہے تو پھر دعا کا کیا فائدہ ہے اور وہ کسی صورت میں بھی قبول نہیں ہو سکتی۔

جواب:-

اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح باوجود قضاء و قدر پر ایمان لانے کے انسان جدّوجہد کرتا ہے اور پھر اس کے پھل بھی پاتا ہے تو پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ دعا میں جو جدوجہد کی جاتی ہے وہ ضائع جائے جس طرح انسان تدبیر کرتا ہے اسیطرح دعا ہے اور قانونِ قدرت میں دعا بھی حاجت براری کے لئے ایک سبب ہے جو جاذبِ فضلِ الٰہی اور موجبِ نزولِ رحمتِ الٰہی ہے۔

بالآخر اس بات کی وضاحت کر دینی بھی خالی از فائدہ نہ ہو گی کہ دشمنوں کے مقابلہ کے وقت خدا تعالےٰ کے اولیاء اور بزرگوں اور انبیاء کی دعائیں کثرت سے قبول ہوتی ہیں۔ لیکن غیر مقابلہ کی بعض دعاؤں کو خدا تعالےٰ ردّ بھی کرتا ہے خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"اِنِّیْ سَاَلْتُ اللّٰہَ فِیْھَا
ثَلَاثًا فَاَعْطَانِی اثْنَتَیْنِ
وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَۃً"

(ترمذی جلد۲ ابواب الفتن)

کہ میں نے اس سجدہ میں تین دعائیں کی تھیں دو تو ان میں سے منظور ہو گئیں اور ایک بظاہر نامنظور۔

حرفِ آخر

الغرض دعا روحانی غذا اور حیاتِ انسانی کا مقتضیٰ ہے۔ بلکہ ہماری زندگی کا ہر لمحہ اس کا مرہونِ منت ہے۔ اس لئے اسلام نے ہر کام کی ابتداء میں دعا کی طرف توجہ دلا کر اس کی فرضیت کا اعلان کیا ہے۔ انسان جب مضطر ہو کر تضرع اور ابتہال کے ساتھ خدا تعالےٰ کے حضور گڑگڑاتا ہے تو وہ اس کی پکار کو ضائع نہیں کرتا بلکہ اس کو شرفِ قبولیت سے نوازتا ہے اور اس طرح مضطر انسان کی تسلّی و اطمینان کا سامان کرتا ہے۔

دعا سے آج تک بڑے بڑے عظیم الشان اور جلیل القدر کرشمے ظہور میں آئے ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام کو جماعتِ مومنین سمیت بچا کر لائی تو دعا!

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے بال بال بچایا اور ارضِ حجاز تک پہنچایا تو دعا نے!

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کے ساتھیوں سمیت سمندر سے گزارا تو دعا نے!

حضرت یونس علیہ السلام کو تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں زندہ رکھا تو دعا نے!

حضرت عیسیٰؑ کو لعنتی موت سے بچایا تو دعا نے!

حضرت نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کفارِ مکّہ کے نرغہ اور محاصرہ سے نکالا تو دعا نے!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مظفر و منصور کیا تو دعا نے!

پھر دعا کی تاثیر میں کیا شُبہ ہے؟
کیا دعا نے ظلمت کو روشنی سے نہیں بدلا؟
کیا دعا نے کمزوروں کو طاقت نہیں بخشی؟
کیا دعا نے مومنوں اور مسلمانوں کو استقامت نہیں بخشی؟
کیا دعا نے ظالموں اور گمراہوں کو ہدایت نہیں دی؟
کیا دعا نے علم و معرفت کے خزانے نہیں کھولے؟

ان سب سوالوں کا جواب مثبت میں ہے اس لئے دعا کی تاثیر سے ہرگز انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا اثر آب و آتش سے بڑھ کر ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ دعا کے وقت دل بریاں اور آنکھ گریاں ہو اور سینہ عشقِ الٰہی کی آگ سے منوّر ہو۔ تو ایسی دعا یقیناً قبول ہو گی اور اپنا اثر دکھلائے گی۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

مارچ کی رپورٹ جلد بھجوائیں

تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ ماہ مارچ کی رپورٹ مقررہ فارم پر جلد از جلد مرکز کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

[redacted]

جامعہ احمدیہ میں سالانہ تقریری مقابلہ جات

عربی اردو اور انگریزی زبانوں میں ہر سال طلبائے جامعہ احمدیہ کے تقریری مقابلہ جات منعقد ہوتے ہیں۔

امسال فی البدیہہ تقریری مقابلہ جات (اردو، انگریزی اور عربی زبانوں میں بالترتیب ۳۰، ۳۱ مارچ یکم اپریل ۱۹۶۸ء کو جامعہ احمدیہ کے ہال میں منعقد ہوئے اور دوسری قسم کے مقابلہ جات کا انعقاد بھی تینوں زبانوں میں بالترتیب ۲، ۳، اور ۴ اپریل ۱۹۶۸ء کو جامعہ احمدیہ کے ہال میں ہوا۔

ہر دو قسم کے تقریری مقابلہ جات تینوں زبانوں کے اساتذہ کرام کی صدارت میں منعقد ہوتے رہے۔ پہلی قسم کے تقریری مقابلہ جات میں منصفین کے فرائض جامعہ احمدیہ کے اساتذہ کرام نے سرانجام دیئے اور دوسری قسم کے مقابلہ جات میں ہماری درخواست پر سلسلہ کے علماء کرام نے امتیاز حاصل کرنے والے مقررین اور احزاب کا فیصلہ فرمایا۔ منصفین کرام نے طلباء جامعہ احمدیہ کی تقاریر کو بے حد سراہا اور ان کے عمدہ معیار کی تعریف فرمائی۔ تقاریر کے مقابلہ جات میں امتیاز حاصل کرنے والے طلباء اور احزاب تفصیل درج ذیل ہے۔

سالانہ عربی تقریری مقابلہ

اس مقابلہ میں کل ۲۲ مقررین نے حصہ لیا۔ منصفین کرام کے فیصلہ کے مطابق عطاء المجیب صاحب راشد (متعلم درجہ خامسہ) اوّل اور عبد السلام صاحب طاہر (متعلم درجہ رابعہ) دوم قرار دیئے گئے۔

سالانہ اردو تقریری مقابلہ

اس مقابلہ میں کل ۱۴ مقررین شریک ہوئے عطاء المجیب صاحب راشد (متعلم درجہ خامسہ) اور محمد دین صاحب ناز (متعلم درجہ ثالثہ) بالترتیب اوّل اور دوم قرار پائے۔

سالانہ انگریزی تقریری مقابلہ

اس مقابلہ میں کل ۸ طلباء نے شرکت کی۔ جن میں سے ملک کریم الدین صاحب (متعلم درجہ ثالثہ) نے اوّل اور محمد جلال صاحب شمس (متعلم درجہ خامسہ) نے دوم درجہ کا امتیاز حاصل کیا۔

احزاب کے اعتبار سے تینوں زبانوں میں مجموعی لحاظ سے حزب امانت اوّل اور حزب شجاعت دوم قرار دیئے گئے۔

نتائج فی البدیہہ تقریری مقابلہ جات

عربی زبان:۔ عربی فی البدیہہ تقریری مقابلہ میں کل ۱۲ مقررین نے حصہ لیا۔ جن میں سے عبد الغفار صاحب (متعلم درجہ خامسہ) اوّل اور محمد جلال صاحب شمس (متعلم درجہ خامسہ) دوم قرار پائے۔

اردو زبان:۔ اس مقابلہ تقاریر میں کل ۳۰ طلباء نے شرکت کی۔ منصفین کرام کے فیصلہ کے مطابق عطاء المجیب صاحب راشد (متعلم درجہ خامسہ) اور عبد السلام صاحب طاہر (متعلم درجہ رابعہ) بالترتیب اوّل اور دوم قرار دیئے گئے۔

انگریزی زبان:۔ انگریزی زبان کی فی البدیہہ تقاریر کے مقابلہ میں کل ۱۷ مقررین نے شمولیت اختیار کی۔ جن میں سے عطاء المجیب صاحب راشد (متعلم درجہ خامسہ) اوّل اور ملک کریم الدین صاحب (متعلم درجہ ثالثہ) نے دوم درجہ کا امتیاز حاصل کیا۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی رنگ میں دین کے خادم بنائے اور جامعہ احمدیہ کو روز افزوں ترقیات عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار منصور احمد عمر الامین للجمعیۃ العلمیۃ

جامعہ احمدیہ ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کریں

فضل عمر ہوسٹل ربوہ

کی

سالانہ الوداعی تقریب

53

گذشتہ ہفتہ فضل عمر ہوسٹل ربوہ سالانہ الوداعی تقریب منعقد ہوئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے صدارت اور منصب اعلیٰ کے فرائض انجام دیئے یہ تقریب نہایت دلچسپ تھی جو چار گھنٹہ تک جاری رہی الوداعی دعا کی تقریب میں محترم قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے (کینٹب) نے اپنی زریں نصائح سے جانے والے طلباء کو نوازا اور الوداعی دعا کرائی۔

الوداعی تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ سب سے پہلے محترم پرنسپل صاحب نے ہوسٹل کے مختلف مقابلہ جات اور سالانہ فنکشن میں اوّل دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات اور اسناد تقسیم کیں۔ اس کے بعد چیف پریفیکٹ نے اپنی اور ہوسٹل سے جانے والے طلباء کی طرف سے محترم پرنسپل و اساتذہ کرام اور کالج کے طلباء کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا۔ چیف پریفیکٹ نے کہا کہ فضل عمر ہوسٹل میں نہ صرف اندرون ملک بلکہ غیر ممالک سے بھی ہر مذہب ملت رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے طلباء آپس میں پیار محبت ہمدردی اخوت کے اعلیٰ اخلاقی اور دینی ماحول میں رہ کر حصول علم کی جدوجہد میں مصروف نظر آتے ہیں جو ماحول اور سازگار حالات ہمیں یہاں میسر آتے ہیں وہ کسی دوسری جگہ حاصل نہیں ہو سکتے۔ آپ نے کہا کہ تعلیم الاسلام کالج اور فضل عمر ہوسٹل کے انتظام و انصرام اور محترم پرنسپل اور شفیق اساتذہ جس ایثار قربانی ہمدردی اور محنت سے ہم پر توجہ فرماتے رہے ہیں اس کے نقوش تا زیست ہمارے دل و دماغ میں قائم رہیں گے۔ ہوسٹل کے در و دیوار۔ ہوسٹل کے ہر کارکن سے ہمیں محبت ہے۔ یہ ہمارا گھر ہے جس کے ٹھنڈے سائے میں ہم نے اپنی زندگی کے بہترین لمحات گذارے۔ انہوں نے کہا اس امر پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے کہ ہمیں ایک ایسے علمی ادارہ اور ایک ایسے ہوسٹل میں قیام کا موقع ملا۔ جس کے ساتھ ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۰ سال کے طویل عرصہ تک پدرانہ شفقت و محبت کا لازوال تعلق و رشتہ قائم رہا اور قائم ہے۔" چیف پریفیکٹ نے کہا کہ ہم نے اعلیٰ اخلاقی روحانی اور علمی تربیت یہاں رہ کر حاصل کی

ایڈریس کے بعد جناب پرنسپل صاحب نے رخصت ہونے والے طلباء کو زریں نصائح فرمائیں اور کہا کہ فضل عمر ہوسٹل ایک عظیم الشان شخصیت حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کے نام سے منسوب ہے اس ہوسٹل میں قیام کرنے والے طلباء کے لئے یہ امر ہمیشہ بجا طور پر باعث فخر رہے گا کہ انہوں نے حضرت المصلح الموعود کے قائم کردہ ادارہ جس کی تشکیل و ترقی میں ہمارے موجودہ امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے شب و روز کی انتھک جدوجہد کے بعد عظیم روایات اس کالج سے وابستہ کیں ان عظیم روایات کی پاسداری ہم سب کا اولین فرض ہے آپ کو عملی زندگی میں یہاں پر حاصل کردہ تربیت کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر کے اپنے اس ادارہ علمی کا نام روشن تر کرنا ہے۔ محترم قاضی صاحب نے دوران خطاب فرمایا کہ آپ نے یہاں دنیا کے علوم بھی سیکھے اور دینی تربیت بھی حاصل کی۔ عملی زندگی میں ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ نے دنیاوی علوم کو دین کی خدمت کے لئے استعمال کرنا ہے اور اسلام کا نام روشن کرنا ہے۔ جناب قاضی صاحب نے آخر میں جانے والے طلباء کے لئے دعا کی کہ وہ اس مادر علمی سے نکلنے کے بعد دنیا کی ترقیاں حاصل کریں اور دینی کامرانیاں بھی ان کے قدم چومیں۔ اس وقت دنیا کی پیاسی روحوں کو آپ ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو دنیاوی علوم کے ساتھ ساتھ دینی علوم پر بھی دسترس رکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کا ہمیشہ حافظ و ناصر ہے اور آپ دن دگنی رات چوگنی ترقی کریں اور اپنا اپنے ملک اپنی قوم اور سب سے بڑھ کر اسلام کا نام روشن کرنے والے ہوں۔"

آخر میں دعا ہوئی۔ اور اس طرح یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(سعید اللہ خان نفضل عمر ہوسٹل ربوہ)

دوسرا آل ربوہ ڈاؤن باسکٹ بال ٹورنامنٹ

۱۲ مارچ کو "دوسرا آل ربوہ ڈاؤن باسکٹ بال ٹورنامنٹ" مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے زیر اہتمام تین روز جاری رہنے کے بعد اختتام پذیر ہوا۔ ٹورنامنٹ میں ربوہ کی مشہور باسکٹ بال کلبیں شامل ہوئیں۔ فائنل مقابلہ یونیک کلب اور ڈاؤن (A) کلب کے درمیان ہوا یونیک کلب نے ۲۵ کے مقابلہ میں ۳۵ سکور سے میچ جیت لیا۔ فائنل میچ کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے کامیاب ٹیموں میں انعامات تقسیم کئے۔ تقسیم انعامات سے پہلے آپ نے کھلاڑیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کھیل روحانی ترقی حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ ہمارے کھلاڑی کھیلوں کو۔ اچھے طریقے سے کھیل کر ان سے اچھا سبق حاصل کریں۔ آپ نے کہا کہ جب ہم کھیلتے ہیں تو ہماری خواہش ہوتی ہے کہ ہم جیت جائیں یہی صورت حال ہماری زندگی کی ہے۔ ہمیں پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم ایک پاکیزہ اور اعلیٰ روحانی زندگی گزاریں تاکہ ہمارا انجام بہتر ہو۔ آپ نے کھیل کے معیار کی بھی تعریف کی اور دعا کی اللہ تعالیٰ ہمارے کھلاڑیوں کو بہتر اخلاق کا مظاہرہ کرنے کی توفیق دے۔ آخر میں آپ نے دعا کرائی اس طرح یہ ٹورنامنٹ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(منتظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مقامی)

امتحان سہ ماہی دوم مجلس انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کے زیر اہتمام دوسری سہ ماہی کا امتحان انشاء اللہ العزیز ۲۱ جون بروز جمعہ برائے ربوہ اور ۲۳ جون بروز اتوار برائے بیرونجات منعقد ہوگا۔ تمام ممبران انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ اس میں شمولیت فرمائیں۔

امتحان کا نصاب درج ذیل ہے

معیار اول۔ ۱۔ کتاب ضرورۃ الامام (یہ کتاب الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے مل سکتی ہے)

۲۔ بازار جانے کی دعا

۳۔ شہر میں داخل ہونے کی دعا

معیار دوم۔ کتاب کا مضمون نیز دعائیں زبانی سنی جائیں گی

شہر میں داخل ہونے کی دعا مجلس کے کتابچہ ضروری ہدایات میں درج کر دی گئی ہے زعماء اور ناظمین حضرات سے گزارش ہے کہ اس طرف خاص توجہ فرمائیں۔ سہ ماہی اول کے امتحان میں بہت کم مجالس نے حصہ لیا ہے جو نہایت افسوسناک ہے

(قائد تعلیم)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ نوٹ فرمالیں

مرکز میں بعض ماہوار رپورٹیں اس حالت میں موصول ہو رہی ہیں کہ مجلس کا نام درج نہیں ہوتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسی رپورٹیں کسی مجلس کے نام شمار نہیں ہو رہیں۔ گویا ایک مجلس اپنی رپورٹ بھجوا چکی ہے۔ مگر مرکز میں اس کی کارگزاری شمار نہیں ہو رہی۔ اسلئے قائدین مجالس سے گزارش ہے کہ رپورٹ فارم پُر کرتے وقت پہلے مجلس کا نام ضرور درج کیا کریں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم عبدالرحمان صاحب دہلوی کارکن صدر انجمن احمدیہ کا بڑا لڑکا عزیزم نسیم الرحمان آگ کے حادثہ کی وجہ سے سی۔ ایم ہسپتال سیالکوٹ میں زیر علاج ہے۔ دہلوی صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ کے لئے یہ حادثہ بڑی پریشانی کا باعث ہوا ہے۔ احباب جماعت سے

بچوں اور بچیوں کا رسالہ ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

خدا کے فضل سے رسالہ تشحیذ بچوں کی تربیت کے لئے نہایت مفید ثابت ہو رہا ہے۔ عہدیداران اطفال کو چاہیئے کہ تشحیذ کے زیادہ سے زیادہ نئے خریدار بنائیں۔ نیز بچوں کو اسکے مطالعہ اور اس میں کثرت سے مضامین وغیرہ بھجواتے رہنے کی تحریک کریں۔

رسالہ کی سالانہ قیمت پانچ روپے ہے تاہم خاص حالات میں غرباء اور مستحقین کے لئے (قائد مجلس کی سفارش پر) قیمت میں رعایت کی سہولت بھی دی جاتی ہے

(مہتمم اطفال مرکزیہ ربوہ)

کارکنانِ اطفال سے

جملہ کارکنان اطفال کی خدمت میں گزارش ہے کہ مجلس اطفال کی ماہ مارچ کی رپورٹ کارگزاری جلد بھجوا دیں۔ فارم رپورٹ نئے شائع کر کے نمونہ کے طور پر تمام مجالس کو بھجوا دیئے گئے تھے۔ جس قدر مزید درکار ہوں مرکز کو لکھ کر حاصل کریں۔ جزاکم اللہ۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تصحیح

مورخہ ۱۳ اپریل کے الفضل کے صٓ پر ناظم صاحب مال وقف جدید کی طرف سے ایک فہرست چندہ دہندگان شائع ہوئی ہے۔ جس کے نوٹ کا آخری فقرہ غلط شائع ہو گیا ہے۔ جس کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے۔

صحیح فقرہ یوں ہے "اللہ تعالیٰ قربانیوں کو قبول فرماتے اور اجر عظیم عطا کرے۔ آمین۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

دعائے مغفرت

میرے ہم زلف ڈاکٹر سید سفیر الدین بشیر احمد ابن سید محمد ایوب صاحب آف موتی ہاری بہار جو کہ سید صادق علی صاحب مرحوم کے داماد تھے لندن میں حرکت قلب بند ہو جانے سے ۲۶ مارچ کو اچانک انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت نیک خوش مزاج کم گو اور بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ اپنے پیچھے ایک بیوہ اور پانچ بچے چھوڑے ہیں۔ جن میں سے تین لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ اور سب کم سن ہیں۔ لندن ہی میں مقیم ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرماتے اور پسماندگان کی حفاظت و کفالت کے بہترین سامان مہیا فرمائے۔ آمین۔

(نعیم احمد وسیم عثمانیہ کالونی کراچی)

دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچے کو اپنے فضل و کرم سے جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین (ذکیس العمال اول تحریک جدید)

۲۔ میرے والد صاحب مکرم شیخ نعمت اللہ صاحب کا لاہور میو ہسپتال میں ٹانگ کا کامیاب اپریشن ہو گیا تھا۔ ابھی تک کمزوری بہت ہے۔ احباب ان کی کامل شفایابی اور بندہ کی پریشانی کے بارے میں دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل و کرم کرے۔ (کرامت خالد ربوہ)

۳۔ خاکسارہ ۹ اپریل کو برجہ گر جانے دائیں ٹانگ پر شدید چوٹ آنے سے سخت تکلیف کا سامنا کر رہی ہے ہڈی ٹوٹنے سے بچ گئی ہے لیکن اندرونی چوٹ کافی شدید ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خاکسارہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔ کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔

خاکسارہ فضل بیگم کھاریاں معرفت فتح خان کشمیری

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

جنوبی ویت نام میں دوبارہ زبردست جنگ

سائیگون ۱۵ر اپریل۔ سائیگون میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ کی چھاتہ فوج کرانگ تری اور ہوئے کے علاقہ میں وسیع پیمانے پر فوجی کارروائی میں مصروف ہے اور دونوں مقامات پر خونریز جنگ ہو رہی ہے۔ ایک امریکی فوجی ترجمان نے بتایا کہ اب تک پانچ سَو ویت کانگ اور ۵۵ امریکی ہلاک ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فریقین کے زخمیوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچ چکی ہے۔ بمباری میں امریکہ کے جدید ترین طیارے ایف ۱۱۱ بھی حصہ لے رہے ہیں امریکی ذرائع کے مطابق اسی علاقہ میں شمالی ویت نام کے فوجی بھاری تعداد میں جمع ہیں اور بمباری انہیں منتشر کرنے کے لئے کی جا رہی ہے اس سے قبل یہ خبر آئی تھی کہ دو طیاروں کی تباہی کے بعد امریکی حکام نے ایف ۱۱۱ کو استعمال کرنا بند کر دیا ہے۔

صوبہ گیانگ میں جنگ بندی کا اعلان

ہانگ کانگ ۱۵ر اپریل۔ شمالی ویٹ نام کی خبر رساں ایجنسی نے بتایا ہے کہ ویت کانگ نے کمبوڈیا کی سرحد کے قریب صوبہ گیانگ میں کل سے ۱۶ر اپریل تک فائر بندی کر دی ہے۔ فائر بندی کا حکم کمبوڈیا کے نئے سال کے پیش نظر جاری کیا گیا ہے تاکہ فوجی اور سرکاری محکموں میں کام کرنے والے نئے سال کا تہوار اپنے بال بچوں کے ساتھ گزار سکیں۔

شمالی ویت نام نے بات چیت کی امریکی تجویز مسترد کر دی

ہنوئی ۱۵ر اپریل۔ شمالی ویت نام نے امریکہ کی یہ تجویز مسترد کر دی ہے کہ صلح کی ابتدائی بات چیت غیر جانبدار ملکوں میں کسی مقام پر ہو۔ امریکی حکومت نے مذاکرات کے لئے دہلی، رنگون، جکارتہ۔ وین تیان اور جنیوا کے نام تجویز کئے تھے اور کہا تھا کہ ان شہروں میں دونوں فریقوں کو مساوی سہولتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔ شمالی ویت نام نے امریکہ کے اس موقف سے اتفاق نہیں کیا ہے اور اعلان کیا ہے کہ بعض وجوہات کی بناء پر ان شہروں میں مذاکرات مناسب نہیں رہیں گے۔

لاہور میں کوسیگن کا شاندار استقبال کیا جائیگا

لاہور ۱۵ر اپریل۔ لاہور میں روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیگن کے شاندار استقبال کے انتظامات کی تفصیلات مکمل کر لی گئی ہیں مسٹر کوسیگن ۱۹ر اپریل کو مختصر سے دورہ پر لاہور پہنچیں گے۔ ہوائی اڈے پر گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ ان کا استقبال کریں گے اور دو ننھے بچے معزز مہمان کو گلدستے پیش کریں گے۔

بھارت میں عملاً ہندو حکومت قائم ہو چکی ہے

نئی دہلی ۱۵ر اپریل۔ شیخ محمد عبداللہ نے کہا ہے کہ بھارت سیکولرازم کے خواہ کتنے ہی دعوے کیوں نہ کرے کوئی ان پر اعتبار نہیں کر سکتا۔ بھارت میں مسلمانوں سے امتیازی سلوک کیا جا رہا ہے۔ بھارتی حکومت ہمیشہ ہندو و مسلمان کی اصطلاح میں سوچتی ہے۔ اور عملاً ملک میں ہندو حکومت قائم ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان حالات میں کشمیری بھارت سے اپنا مستقبل کیسے وابستہ کر سکتے ہیں انہوں نے ان خیالات کا اظہار گاندھربل میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

شیخ عبداللہ نے کہا کہ اگر بھارتی لیڈر یہ سمجھتے ہیں کہ مسلمان ان کے سیکولرازم کے نعروں سے متاثر ہو جائیں گے تو یہ ان کی بھول ہے سیکولرازم نرا دھوکہ اور فریب ہے کشمیر کے تصفیہ کی ایک ہی صورت ہے کہ بھارت رائے شماری پر رضامند ہو جائے اور جلد یا بدیر اسے ہمارا مطالبہ تسلیم کرنا پڑے گا۔

تنزانیہ نے بیافرا کو تسلیم کر لیا

دار السلام ۱۵ر اپریل۔ تنزانیہ نے نام نہاد صوبہ بیافرا کو تسلیم کر لیا ہے اور نائیجیریا نے اس کے جواب میں تنزانیہ سے اپنا سفارتی عملہ واپس بلا لیا ہے۔ تنزانیہ پہلا ملک ہے جس نے بیافرا کو تسلیم کیا ہے۔

تہران ۱۵ر اپریل۔ ایران آئندہ پانچ سالی کے عرصہ میں کمیونسٹ ملک رومانیہ کو ۱۲ کروڑ ۶۵ لاکھ ڈالر کا سامان برآمد کرے گا۔ ایران اور رومانیہ کے درمیان ایک پانچسالہ تجارتی معاہدہ ہوا ہے جس پر دونوں حکومتوں نے ۱۲ر مارچ کو دستخط کئے ہیں۔ اس معاہدہ کی مدت ۲۰ر مارچ ۱۹۷۳ء کو ختم ہو جائے گی۔

54

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی اغراض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ ہے تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہو وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کیلئے رکھتے ہیں اسیطرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہئیے۔"

احباب کرام سے التماس ہے صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دیں۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

اعلانات نکاح

میرے لڑکے ناصر احمد خان حال لندن کا نکاح نسیم اختر بنت ڈاکٹر میجر ظہور الحسن صاحب آف پیر کالونی سے مکرم مولانا عبدالمالک صاحب نے مبلغ سات ہزار روپے مہر پر پڑھا۔ احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(اقبال احمد خان ۲/۱۹۸ ٹیپو روڈ بہار کالونی کراچی)

۲۔ مورخہ ۲۵ر مارچ ۱۹۶۸ء بروز سوموار بعد نماز فجر مسجد احمدیہ موضع جھول میں محترم میاں محمد اسمٰعیل صاحب نے اپنی پوتی مسماۃ عزیزہ نصرت جہاں بیگم سلمہا بنت مکرم بھائی عبدالحمید صاحب کے نکاح کا اعلان عزیزم نسیم محمد حسین صاحب سلمہ ہومیو ڈاکٹر ساکنہ لبتی شادی سے مبلغ ڈیڑھ ہزار روپیہ حق مہر پر کیا۔ اور اسی دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

جملہ احباب کرام، بزرگان سلسلہ اور درویشان سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے مبارک، اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین (خاکسار حکیم عبدالغنی احمدی ساکنہ لبتی شادی تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان)

درخواست دعا

خاکسار کے بچے عزیزم خاور ہاشمی اور بچی نگہت ہاشمی نے اعلےٰ پوزیشن حاصل کر کے امتحانات پاس کئے ہیں۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

(مبارک احمد ہاشمی گلگت)

ہمدرد نسواں (جوہر اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۳۰ روپے

صرف زبان سے توبہ کہہ دینا اور اعمال میں تغیر پیدا نہ کرنا انسان کو مغفرت کا مستحق نہیں بنا سکتا

توبہ کوئی معمولی بات نہیں بلکہ ایک بہت بڑا انقلاب ہے جو انسانی روح میں واقع ہوتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ قرآن مجید کی سورۃ البقرہ کی آیت اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا فَاُولٰٓئِکَ اَتُوْبُ عَلَیْھِمْ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ؁ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہمارے ملک میں عام طور پر لوگ توبہ صرف اس بات کا نام سمجھتے ہیں کہ زبان سے ایک دو دفعہ یہ فقرہ دہرا دیا جائے کہ میری توبہ۔ اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ہم ایسا کہہ دیں تو ہمارے سارے گناہ بخشے گئے۔ حالانکہ صرف منہ سے توبہ توبہ کہہ دینا اور اپنے اعمال میں کوئی تغیر پیدا نہ کرنا کسی انسان کو مغفرت کا مستحق نہیں بنا سکتا۔ توبہ درحقیقت تین باتوں کے مجموعے کا نام ہے اوّل زبان سے اپنے قصور کا اعتراف کرنا دوم اپنی غلطی کے متعلق دل میں ندامت پیدا ہونا، سوم جو قصور کیا ہے اس کا عملاً ازالہ کرنا گویا جس مقام پر انسان غلطی کرنے سے پہلے کھڑا تھا اسی مقام پر وہ رجوع کرکے آ جائے۔ اس قسم کی توبہ کوئی معمولی بات نہیں بلکہ ایک بہت بڑا انقلاب ہے جو انسانی روح میں واقع ہوتا ہے کیونکہ انسان کے دل میں اپنے گناہوں سے شدید نفرت کا جذبہ پیدا ہونا اس کے اندر اللہ تعالیٰ کی محبت اور روحانیت کے حصول کی خواہش پیدا ہونا۔ اس کے دل کا اللہ تعالےٰ کے حضور گریہ و زاری کرتے ہوئے پگھل جانا اس کی سفلی خواہشات پر ایک موت کا وارد ہو جانا ایسا ہی ہے جیسے اس نے اپنے آپ کو خدا کے لئے صلیب پر لٹکا لیا۔ اور اپنی پہلی زندگی پر موت وارد کر لی۔ عیسائی لوگ جو اسلامی توبہ کی حقیقت سے ناواقف ہیں بالعموم اعتراض کیا کرتے ہیں کہ اسلام نے توبہ کا دروازہ کھول کر گناہ کا دروازہ کھول دیا ہے۔ حالانکہ اسلام جس توبہ کو پیش کرتا ہے وہ مکمل ہی نہیں ہو سکتی جب تک انسان زبان سے اپنے قصور کا اقرار اور دل سے اپنے فعل پر ندامت کا اظہار نہ کرے۔ اور آئندہ اس سے مجتنب رہنے کا پختہ عہد کرتے ہوئے گزشتہ قصور کا ازالہ بھی نہ کرے اور کون کہہ سکتا ہے کہ ایسی توبہ گناہ پر دلیری پیدا کر دیتی ہے۔ گناہ پر دلیری تو اُن کا یہ عقیدہ پیدا کرتا ہے کہ ہمارے تمام گناہ مسیح اٹھا لئے ہیں اب ہمیں کسی فکر کی ضرورت نہیں لیکن وہ توبہ جسے اسلام پیش کرتا ہے اور جو گزشتہ اعمال کے کلی ترک اور آئندہ کے لئے کلی طور پر نیکی کے راستہ کو اختیار کرنے اور خدا تعالےٰ کی طرف صدقِ دل سے رجوع کرنے کا نام ہے وہ گناہ پر دلیری پیدا نہیں کرتی بلکہ گناہ کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے۔ اور انسان کو ایک نیا روحانی انسان بنا دیتی ہے اس قسم کی توبہ کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو پوری طرح خدا تعالےٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور دل میں ندامت پیدا کرتے اور اپنے گناہ کو دور کرتے ہیں اور پھر یہیں تک بس نہیں کرتے بلکہ اَصْلَحُوْا وہ دوسروں کے بھی عیب دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں گویا ان میں اتنا تغیر پیدا ہو جاتا ہے اور انہیں بدیوں سے اتنا بغض ہو جاتا ہے کہ وہ صرف اپنی ہی اصلاح نہیں کرتے بلکہ دوسروں کی بدیوں کو بھی دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں وَبَیَّنُوْا اور نہ صرف اپنے گرد و پیش کی اصلاح کرتے ہیں بلکہ علی الاعلان دنیا کے سامنے اس بات کو پیش کرتے ہیں کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے اور اسی میں دنیا کی نجات ہے فَاُولٰٓئِکَ اَتُوْبُ عَلَیْھِمْ فرماتا ہے جب کوئی شخص ایسی توبہ کرتا ہے تو میں بھی اپنے فضل کے ساتھ اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ توبہ کا لفظ جب اللہ تعالےٰ کے لئے استعمال ہو تو اس کے معنے رجوع برحمت ہونے اور فضل نازل کرنے کے ہوتے ہیں۔ لیکن جب بندہ کے لئے یہ لفظ استعمال ہو تو اس کے معنے ندامت کا اظہار کرنے اور جرم کا اقرار کرنے اور خدا تعالےٰ کی طرف جھک جانے کے ہوتے ہیں پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ اپنے جرم کا اقرار کرکے ندامت کا اظہار کریں اور خدا تعالےٰ کی طرف رجوع کریں اور دوسروں کی بھی اصلاح کریں اور اسلام پر پوری مضبوطی سے قائم ہو جائیں ایسے لوگوں کے قصور کو معاف کرکے میں پھر ان کو اس مقام پر لا کھڑا کرتا ہوں جہاں وہ پہلے ہوتے ہیں اور پھر میں اپنے پرانے طریق پر ان کے لئے فضلوں کا سلسلہ شروع کر دیتا ہوں کیونکہ میں بڑا شفقت کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہوں۔"

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۳۱۰-۳۱۱)

اس ماہ صدر انجمن کے چندوں کی ترسیل کی خاطر

کارکنانِ مال کے لئے خصوصی ہدایت

یہ مہینہ یعنی ماہ اپریل صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کا آخری مہینہ ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس مہینہ کے وصول شدہ چندے مہینہ ختم ہونے سے پہلے خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرا دیئے جاویں۔

چونکہ ماہوار چندے زیادہ تر مہینہ کے شروع میں ہی وصول ہو جاتے ہیں اس لئے تمام کارکنانِ مال کو ہدایت کی جاتی ہے کہ دس بارہ اپریل تک جتنی رقم وصول ہو چکی ہو وہ لازماً ۱۵ر اپریل سے پہلے پہلے مرکز کو روانہ کر دی جائے اور اس کے بعد جو رقم وصول ہو ۲۰ر، ۲۲ تاریخ تک ضرور بھجوا دی جائے مزید وصول کے انتظار میں ان تاریخوں تک وصول شدہ رقم مقامی طور پر ہرگز نہ روک رکھی جائیں ۲۰-۲۲ر تاریخ کے بعد جو رقوم وصول ہوں ان کے متعلق بھی امکانی کوشش کی جائے کہ مہینہ ختم ہونے سے پہلے پہلے یہاں پہنچ جائیں۔ لیکن اگر کوئی جماعت ۲۵ر تاریخ کے بعد کی وصول شدہ رقم (اور دُور کی کوئی جماعت ۲۰، ۲۲ تاریخ کے بعد کی وصول شدہ کوئی رقم) ۳۰ر اپریل تک خزانہ ربوہ میں جمع نہ کرا سکیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ البتہ جو جماعتیں پہلے دو تین ہفتوں کی وصولی اسی ماہ کے اندر داخلِ خزانہ نہ کرائیں وہ قابل الزام ٹھہریں گی۔ اس لئے تمام جماعتوں کو چاہیئے کہ مزید وصولی کی توقع پر پہلی وصول شدہ رقم نہ روکیں۔ اور اس آخری مہینہ میں وصولی کی زیادہ سے زیادہ کوششوں کے ساتھ ساتھ وصول شدہ رقوم کے بروقت بھجوانے کا بھی خیال رکھیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی خوشنودی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

تقریب شادی

عزیزہ رضیہ قدسیہ بنت اخوند محمد اکبر صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نکاح و شادی کی تقریب مورخہ ۲۷ر مارچ ۱۹۶۸ء کو بعد نماز عصر کوٹھی شبستان جاوید نشتر روڈ ملتان پر عمل میں آئی۔

مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاہد مربی سلسلہ نے مسنونہ آیات کی تلاوت و خطبہ نکاح کے بعد عزیزہ کے نکاح کا اعلان فرمایا جو برادرم مکرم حفیظ احمد صاحب اعوان ڈائریکٹر ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ہیڈ ماسٹر کالج خانپور ابن مکرم میاں غلام رسول صاحب گورنمنٹ پنشنر ملتان کے ساتھ بعوض مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر ہونا قرار پایا ہے۔ عزیزہ کی طرف سے ان کے برادر اکبر اخوند ضیاء احمد صاحب ولی تھے۔ محترم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب امیر مقامی نے اجتماعی دعا کرائی۔

مورخہ ۲۸ر مارچ کو مکرم حفیظ احمد صاحب اعوان نے دعوت ولیمہ دی جس میں احباب جماعت نے بھی شرکت کی۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو مثمر ثمرات حسنہ بنائے اور دینی و دنیوی ترقیات و برکات کا موجب بنائے آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷

(محمد دلنواز ہاشمی [illegible] ملتان